گلستانِ محمدی ﷺ

(گلدستہ نعت ومنقبت)

۱۴۳۳ھ

۲۰۱۲ء

مرتب:

ابن حجۃ العلماء المشائخ ہادیٔ دکن حضرت

سید شاہ محی الدین قادری ہادی لا ابالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ

الحاج سید عبد المہیمن القادری لا ابالی الجیلانی

سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھروالے صاحب قدس اللہ سرہ

کامل التفسیر، کامل الحدیث وکامل التاریخ جامعہ نظامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ نصلی و نسلم علی رسولہ العظیم

یکے از مطبوعات دارالہدیٰ سلسلہ نمبر ۴۴ مرتب کی پانچویں کتاب

گلستانِ محمدی ﷺ

(نعتیں و منقبتیں)

از: ابن حجۃ العلماء المشائخ ہادیٔ دکن

حضرت سید شاہ محی الدین قادری ہادی لا ابالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ

ایم اے، ایم او ایل، ایم فل، پی ایچ ڈی (عربی) عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد۔

طبیب مستند۔ بی سی آئی ایم (یونانی و انگریزی کورس) نظامیہ طبی کالج چارمینار حیدرآباد۔

مولوی فاضل۔ جامعہ نظامیہ۔ شبلی گنج حیدرآباد

مرتب:

حافظ و قاری الحاج سید عبدالمہیمن القادری لا ابالی الجیلانی سجادہ نشین

بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب قدس اللہ سرہٗ کامل التفسیر، کامل الحدیث، کامل التاریخ جامعہ نظامیہ

بزمِ نادی الہادی بارگاہ حضرت پتھر والے صاحبؒ

مستعد پورہ، حیدرآباد

باہتمام: محمد مقصود شریف ابن محمد شریف صاحب

غالب اکیڈمی کے لئے

کتاب کے بارے میں

نام کتاب : گلستان محمدی ﷺ
مرتب : سید عبدالمہیمن القادری لاابالی الجیلانی
سن اشاعت : جمادی الاولی ۱۴۳۴ھ مطابق مارچ 2013ء
صفحات : 40
تعداد : 500
قیمت : Rs. 50
کمپیوٹر کمپوزنگ : اطیب اعجاز و شاہ نواز شاہ 9849339588 9949204759
shanawaz_shah1@yahoo.com
اطیب اُردو کمپیوٹر گرافکس، چھتہ بازار، حیدرآباد۔2 (انڈیا)

رسم اجراء بدست:
حضرت العلامہ مولانا
مفتی خلیل احمد صاحب مدظلہ العالی
شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ

ملنے کے پتے:
13-4-486، بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب مستعد پورہ، کاروان، حیدرآباد۔006 500
Cell: 09396354301 , 09391179438

مجمل فہرست

سید شاہ عبد المؤخر قادری لا ابالی الجیلانی ارشاد پاشاہ کی قرأت کلام پاک سے مشاعرہ کا آغاز ہوا۔
نظامت کے فرائض محترم المقام جناب محمد ضیاء عرفان حسامی صاحب نے انجام دیا۔

سرگزشت

الحمدلله علام الغیوب وهو غفار الذنوب وهو کشاف الکروب اشهدان لا اله الا الله وحده لا شریک له وهو ستار العیوب واشهدان سیدنا وشفیعنا وحبیبنا ونبینا وسلطاننا وامامنا وماوینا وملجانا ومولانا محمد صلی الله علیه وسلم وعبده ورسوله الحبیب والمحبوب وعلیٰ اله واصحابه وازوجه وزریته واهل بیته وهم تنویر القلوب

حضور سید المرسلین خاتم النبیین قائد الغرالمحجلین شفیع المذنبین رحمة اللعالمین احمد مجتبیٰ محمد الرسول الله صلی الله علیه وسلم کی شان اقدس میں ازل سے ہی نعت مختلف انداز میں کہی اور لکھی جارہی ہے اور

قصیدے ختم ہوجائینگے ہراک کے مگر ہادیؔ
قیام شمس تک بے شک لکھی جاتی رہیگی نعت

(حضرت ہادی دکنیؒ)

بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب قدس اللہ سرہ میں جدامجد مجذوب المجاذیب قدوۃ الواصلین حضرت سید شاہ محی الدین بادشاہ قادری قدس اللہ سرہ العزیز کے عرس شریف کے موقع پر تقریباً ایک سو چالیس سال سے نعتیہ و منقبتی مشاعروں کا اہتمام عمل میں لایا جاتا رہا ہے، جن میں ہر دور کے معروف و مشہور شعراء کرام حصہ لینے کا شرف حاصل کئے اور کرتے ہیں۔ کئی مشاعروں میں، اُردو کے علاوہ فارسی طرح بھی دی جاتی رہی ہے۔ دو تین مرتبہ درمیان میں کچھ سالوں کے لئے مشاعروں کا سلسلہ موقوف بھی رہا۔

گزشتہ سال بتاریخ ۱۲/۱۱ اور ۲۵/۲۴ / جمادی الاولی ۱۴۳۳ھ مطابق بروز 4-5 اور 17-18 اپریل 2012ء

146 قدوۃ الواصلین مجذوب المجاذیب حضرت سید شاہ محی الدین بادشاہ قادری لاابالی الجیلانی قدس اللہ سرہ،

116 قطب دوراں وتد دکن حضرت سید شاہ عبداللہ شاہ قادری لاابالی الجیلانی قدس اللہ سرہ،

60 فخر الاولیاء قطب الاصفیاء حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری لاابالی الجیلانی قدس اللہ سرہ،

61 زین الاتقیاء ابوالحیاء حضرت سید شاہ طاہر قادری عطالاابالی الجیلانی قدس اللہ سرہ،

6 حجۃ العلماء المشائخ بادی دکن حضرت سید شاہ محی الدین قادری بادی لاابالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ

حسب روایت عمل درآمد قدیم عظیم الشان فقید المثال پیمانے پر منایا گیا۔

سالانہ مشاعرہ بتاریخ ۱۲/ جمادی الاولیٰ مطابق 5 اپریل اندرون احاطہ بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب میں بعد نماز عشاء تا ۲ بجے شب منعقد ہوا۔ میں نے حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری لاابالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ کے معروف دیوان ''گلشن نعت'' (یہ کتاب پچھلے ۷ تا ۸ دہوں سے دکن کی ہر بارگاہ میں میلاد شریف میں پڑھی جاتی ہے) سے مشہور نعت شریف ''پہنچادے یاالٰہی طیبہ کے وطن میں'' کا پہلا مصرعہ طرح دیا اور منقبت کے لئے صد سالہ قدیم مشاعرہ کے گلدستہ سے مصرعہ طرح ''عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا'' دیا۔ شعراء کرام نے گہری دلچسپی لیتے ہوئے نعت شریف اور منقبت شریف کے اشعار موزوں کئے۔ اس گلدستہ میں جملہ (۱۸) نعتیں اور (۷) منقبتیں ہیں۔ بارگاہ شریف کے گلدستوں میں شعراء کا مختصر تعارف اور پتہ بھی دیا جاتا ہے تاکہ دوسروں کوآدمی ملاقات کے لئے آسانی ہو مگر اس گلدستہ میں تعارف شامل نہیں ہوسکا۔ میں ان تمام شعراء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر مشاعرہ میں شرکت کئے اور کلام سنائے۔

میں بارگاہ ذوالجلال میں خاتم بدہن التجا کرتا ہوں کہ ہمارے قلوب اور ذہنوں کو محبت رسول ﷺ عظمت رسول ﷺ اور نور محمدی ﷺ سے منور و مالامال فرمادے اور اہل بیت رسول ﷺ و اولیاء اللہ کی الفت اور اطاعت کی فراوانی عطا کردے۔ آمین

بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

احقر العباد

الحاج سید عبدالمہیمن القادری لاابالی الجیلانی سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھر والے صاحب قدس اللہ سرہٗ کامل التفسیر، کامل الحدیث و کامل التاریخ جامعہ نظامیہ

حمد

یارب! میں کیا بتاؤں نام و نشان تیرا
ہر جائے تو ہی تو ہے ہر جا مکان تیرا

تیرے وجود سے ہے کل کا وجود قائم
سب میں سما ہوا ہے ٹھاؤں ٹھکان تیرا

تجھ سے الگ نہیں ہے ہر شے میں تو ہی تو ہے
کل شیٔ محیط سے پایا نشان تیرا

تو ہے خدائے واحد تجھ سے وجود کُل ہے
آئینہ خانہ یہ ہے سارا جہان تیرا

تنزیہ تیری ہستی تشبیہ یہ کل جہاں ہے
قالب بنا ہے کثرت وحدت ہے جان تیرا

مسجد میں ہے اذاں تو ناقوس دیر میں ہے
ہر ڈھب سے ہورہا ہے ذکر و بیان تیرا

جس نے کہ دیکھا تجھ کو دیکھا نہ غیر کو وہ
آنکھوں میں جلوہ تیرا دل میں ہے دھیان تیرا

مائل نہ کفر پر ہوں قائل نہ غیر کا ہوں
تو ہے نشان میرا میں ہوں نشان تیرا

بن دیکھے کہہ رہا ہے باتیں سنی ہوئی سب
باور کروں میں کیونکر واعظ بیان تیرا

عاشق کی زندگی کا کیا کوئی پتہ لگائے
سُدھ بُدھ ہی کھودیا ہے جس کو دھیان تیرا

فخر الاولیاء قطب الاصفیا حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری لاابالی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ المتخلص بہ فقیرؔ

حسب روایت عمل درآمد قدیم متقدمین کے کلام سے مشاعرہ کا آغاز کیا جاتا ہے چنانچہ حضرت سید شاہ تقی الدین قادری ہادی لاابالی کے دیوان ''تجلیات ہادی'' سے نعت شریف آپ کے خلف رابع سید عبدالمقسط قادری لاابالی نے مسحور کن لہجے میں پیش کی۔

واللیل گیسو والضحیٰ چہرہ حضورؐ کا
قرآن پاک پورا سراپا حضورؐ کا

نظروں میں نقشِ گنبدِ خضریٰ کا ہے جما
''دل میں بسا ہوا ہے مدینہ حضورؐ کا''

ہے سر کی جتنی اہمیت، انساں کے جسم میں
مسجد میں اس طرح سے ہے روضہ حضورؐ کا

شاہد ہے نص فی رسول اللہ اسوۃ
کافی ہے ہم کو اسوۂ حسنہ حضورؐ کا

فردوس کی نہ اس کو تمنا ہو عدن کی
جس کو ملے نصیب سے کوچہ حضورؐ کا

غصے سے قتل کرنے کو نکلے عمر مگر
اسلام لائے دیکھا جو چہرہ حضورؐ کا

انساں طواف کرتے ہیں کعبے کا روز و شب
لیکن طواف کرتا ہے کعبہ حضورؐ کا

سارے رسول مقتدی، تھے مقتدا حضورؐ
خود رب نے ہی بتادیا رتبہ حضورؐ کا

موزونیت تھی قد کی، صحابہ کے درمیاں
کچھ اس طرح تھا قامتِ زیبا حضورؐ کا

ہادی یہ بات کہتا ہے لاریب بالیقین
ثانی نہ تھا، نہ ہے، نہ ہی ہوگا حضورؐ کا

قصیدہ

پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں!! بیٹھا رہوں گا تکتا روضہ کے میں صحن میں
روتے ہی روتے گزری سب عمر اس دکن میں بلوالو جلد آقا اپنے مجھے وطن میں!!
ٹکراؤں چوموں لپٹوں تکتا رہوں وہ روضہ کیا کیا بنے گی حالت میری دیوانہ پن میں
صدقے پھروں گا ہوں گا جالی کے میں تصدق بولوں گا رو کے حضرت بھیجو نہ اب دکن میں
مجھ کو تڑپتے کب تک رکھو گے یا نبیؐ تم!! دکھلا دو جلد چہرہ آجاؤ اب نین میں!!
تاج و سریر سب کچھ دونوں جہاں کے مالک اللہ رے قناعت پیوند پیرہن میں!
اے عشق تیرے قرباں تصویر خوب کھینچی!! دل میں جگر میں سر میں سینہ میں اور ذہن میں
اے وہ خیالِ جاناں بھٹکایا صحرا صحرا لگتا نہیں ہے دل تو باغوں میں نا چمن میں
تیری ذری ادا میں لاکھوں ہوئے ہیں قرباں اللہ رے عجب ہے تاثیر بانکپن میں
رحمت کے جاؤں صدقے تخصیص کچھ نہ رکھی لپٹے رہینگے عاصی حضرت کے پیرہن میں
احمد کی شکل لیکر وہ شان کبریائی کس ڈھب سے بن کے آئی خلوت سے انجمن میں
یہ ماہِ دین نبوی تا حشر ہوگا روشن!! یہ چاند وہ نہیں ہے آجائے جو گہن میں

اعمالِ بد سے حضرت چھائی ہے اب سیاہی
آیا فقیر در پر منہ کو چھپا کفن میں

حضرت پیرو مرشد جناب سید شاہ عبدالرزاق صاحب قادری المتخلص بہ فقیرؔ
کی نعت شریف افتتاحی کلمات کے ہمراہ سجادہ نشین سنانے کی سعادت حاصل کئے

فہرست نعت شریف

مصرعہ طرح : "پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں"



نعت شریف

عشقِ نبیؐ جگادے مولا مرے چلن میں
بعد فنا تو رکھ دے سرکار کی شرن میں

تعظیم فرض ہم پر سلطانِ انبیاء کی
میثاق میں کہا ہے ہم نے یہی وچن میں

لب پر دُورد لے کر اشکوں کے ہم پروں سے
پرواز کررہے ہیں اُمید کے گگن میں

سن کر اذانیں اکثر یہ کیفیت ہوئی ہے
جیسے مری رہائش طیبہ کے ہو وطن میں

کعبے سے پاک ہوکر جاتے ہیں جب مدینہ
لگتا ہے آگئے ہیں فردوس کے چمن میں

کلمے کی روشنی یہ دیتی ہے درس ہم کو
خالق کے ساتھ ہی ہیں آقا مرے سخن میں

بخشش کی آس لیکر آیا ہوں بخشش دیجے
کیا کہہ گیا ہوں جانے آقا دیوانہ پن میں

حاضر ہوئے ہیں ہم سب بخشش کی آس لے کر
آئے ہیں سب سخنور مدحت کی انجمن میں

طیبہ کی گرمیوں میں ہے لطف خناکیوں کا
مدحت چمک رہی ہے سورج کی ہر کرن میں

عشرہ مبشرہ ہیں سارے امیرؔ میرے
جاں میری بٹ گئی ہے، للہ پنجتن میں

محترم المقام جناب محمد نورالدین امیرؔ صاحب

نعت شریف

بے چین مضطرب ہے حامدؔ یہاں دکن میں
"پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں"

نوری بلندیوں سے سرکار ﷺ آرہے ہیں
ہے شان سیڑھیوں کی سرکار ﷺ کے چلن میں

فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر کو حق آگہی ملی ہے
طٰہٰ کی آیتوں کے پُر کیف بانکپن میں

عرش بریں پہ رب سے آقا ﷺ کی گفتگو تھی
نام آگیا ہے اپنا قوسین انجمن میں

سرکار ﷺ کا پسینہ مہکائے دوجہاں کو
خوشبو کہاں ہے ایسی، سرو و گل و سمن میں

سلطانِ دو جہاں ہیں وہ سادگی کے پیکر
پیوند ہیں نمایاں نورانی پیرہن میں

انگلی علی رضی اللہ عنہ کی تھامے اس تک چلی عنایت
گذرا ہے وہ جو شہدا سرکار کا قرن میں

رب کے حضور جس دم لے جاؤ گے فرشتو
طیبہ سے لے کے جانا میت مری کفن میں

بڑھتی ہی جارہی ہے حامدؔ یہ بے قراری
جاکر ملے گی راحت سرکار ﷺ کی شرن میں

محترم المقام جناب سید حامد حسین شرفی حامدؔ صاحب

نعت شریف

بے موت مر نہ جاوں میں ہند کی گھٹن میں
پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں

ہر وقت آرہی ہے اک بات میرے من میں
احوال اپنے رکھ دوں سرکار ﷺ کی شرن میں

بے سمت پھر رہے تھے نظم و غزل کے شاعر
نعتِ نبی ﷺ سے آئی تبدیلی فکر و فن میں

ہوتے ہیں تذکرے جب انوارِ مصطفیٰ ﷺ کے
پھرتے ہیں سب نظارے عُشاق کے نین میں

کتنا بلند تر ہے انگلی کا وہ اشارہ
دو نیم ہورہی ہے اک روشنی گگن میں

توصیف کیا کروں میں دندانِ مصطفیٰ ﷺ کی
سوئی بھی مل رہی ہے اک نور کی کرن میں

اک نور کی صدا پراک نور جارہا ہے
رازِ بشر کھلا ہے معراج کے مِلن میں

دونوں کے درمیاں ہم کیسے کریں تقابل
کعبے پہ ایک عاشق اور ایک ہے قرن میں

منبر پہ بیٹھ کر وہ اشعار پڑھ رہے ہیں
اک کیفیت ہے طاری حسّان کے سخن میں

قسمت کے وہ دھنی ہیں قسمت کی کھارہے ہیں
بیٹھے ہیں جو کبوتر سرکار ﷺ کے چمن میں

میں ہوں خلیلؔ شرفی ہجرِ نبی ﷺ کا مارا
طیبہ کی یاد لے کر ہوں مضطرب دکن میں

محترم المقام جناب سید ماجد علی خلیلؔ شرفی صاحب

نعت شریف

ہوگا سفر سہانا، اک دُھن میں اک لگن میں
لے جائے گا جو مجھ کو طیبہ کی انجمن میں

اللہ کے کرم سے فیضانِ مصطفیٰ سے
جاری ہے نعت گوئی، برسوں سے میرے من میں

جذبات قلب میں ہیں، کاغذ بھی میز پر ہے
لیکن ثناء ہو کیسے پیمانۂ سخن میں

کیسے کہوں کہ دل میں کب سے ہے یہ تمنا
''پہنچادے یا الٰہی، طیبہ کے تو وطن میں''

بزمِ سخن میں آکر، معلوم سب کو ہوگا
لہجہ سخنوروں کا، نعتوں کے بانکپن میں

وہ ہے اویسؔ جس کا، رتبہ روشؔ ہے اعلیٰ
دن رات جس کے گزرے، اک عمر سے قرن میں

محترم المقام جناب سید یوسف روشؔ صاحب

نعت شریف

یہ بات ہے نرالی سرکار ﷺ کے چمن میں
نرمی ہے پھول جیسی کانٹوں کی بھی چُبھن میں

جنت کا عطر مہکے کملی کی ہر شکن میں
خوشبو کہاں ہے ایسی شاہوں کے پیرہن میں

پھوٹے ہے انگلیوں کی ہر پور سے تجلی
اک روشنی ہے پنہاں سرکار ﷺ کے بدن میں

زلف نبی ﷺ کے نغمے کالی گھٹا کے لب پر
نقش قدم کا چرچہ تاروں کی انجمن میں

آقا ﷺ کو جب خوشی ہو ظلمت میں روشنی ہو
سمٹے ہیں سو اُجالے دنداں کی ہر اک کرن میں

میرے وطن کے ہر اک مومن کی ہے یہ خواہش
''پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں''

دُنیا میں مصطفےٰ ﷺ کے عاشق کہاں نہیں ہیں
تڑپے کوئی قرن میں ترسے کوئی دکن میں

قدموں میں مصطفےٰ ﷺ کے جو بھی سلیم آیا
اس کی ہوئی رسائی دربار ذوالمنن میں

محترم المقام جناب سردار سلیم صاحب

نعت شریف

آجا کہ رحمتوں کا ہے کیف اس چمن میں
پھرتا ہے مارا مارا بے کار خار بن میں

اک حسن وہ کہ جس پہ قربان اکھیاں ہیں
اک حسن یہ بسانے خود حسن اپنے من میں

خالق نے آپ کو جب مختار کل بنایا
کل کائنات لوٹے سرکار کے چرن میں

اسباب کچھ نہیں ہیں جاؤں تو کیسے جاؤں
''پہنچادے یا الٰہی طیبہ ﷺ کے تو وطن میں''

جو نعت پڑھ رہے ہیں جو نعت سن رہے ہیں
بخشش کے مستحق ہیں جتنے ہیں انجمن میں

طیبہ کو دیکھنے کی حسرت نہ گر ہو پوری
تو خاک ہی وہاں کی رکھ دینا تم کفن میں

مداح آپ کا ہے گو ہے سلیم عاصی
کرتا ہے التجا یہ لے لیں اسے شرن میں

محترم المقام جناب انور سلیم صاحب

نعت شریف

اک نور کا ہے دریا آقاؐ کی انجمن میں
حسنین، زہرہ، حیدر، سرکار پنجتن میں

کہتی ہے بے قراری ہر شئے میں دیکھوں ان کو
''پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں''

کونین کا ہو چاہے سرکار کوئی کونا
ہیں آپ ہی ازل سے دھرتی پہ اور گگن میں

دکھلائے معجزہ بھی وہ کمسنی میں تجھ کو
بچپن حلیمہ ان کا بیتا ترے چمن میں

خود خالی پیٹ رہ کر سائل کا پیٹ بھر دیں
مسرور ہے سخاوت آقاؐ کی انجمن میں

جس راستے سے گزریں وہ راستہ بھی مہکے
تھی عرش کی وہ خوشبو سرکار کے بدن میں

عرشِ بریں کی زینت پاپوش بن گئے ہیں
اسریٰ نے دیکھا منظر قوسین کے وطن میں

قدموں میں اُن کے اپنی عزت بڑھانے دیکھو
فردوس آگئی ہے سرکار کے چمن میں

حضرت حُسینؓ کا یہ فرمان ہے سکندؔر
آقاؐ کا ہر عمل اور کردار ہے حسنؓ میں

محترم المقام جناب سید سکندر حسین شرفی سکندؔر صاحب

نعت شریف

پہنچادے یاالٰہی طیبہ کے تو وطن میں
جا کے میں پھر نہ آؤں رکھ دے وہیں چمن میں

پہنچایا تو الٰہی طیبہ کے جو وطن میں
بیٹھا رہا ہوں تکتا روضہ کو میں صحن میں

مجھ کو فراقِ احمد تڑپا رہا ہے ہر دم
پہنچادے جلد یا رب سرکار کے وطن میں

روتے گذاری میں نے سب عمر اس دکن میں
آقا بلائیے نا اپنے مجھے وطن میں

صدقے پھرونگا قرباں' جالی کے میں تصدق
کہتا رہوں گا رو کر بھیجو نہ اب دکن میں

گذرے جو راستوں سے کفار بھاگے ڈر کر
اللہ کیا رعب و تاثیر بانکپن میں

آلِ نبیؐ رہینگے تا حشر سارے روشن
یہ چاند وہ نہیں ہیں آجائیں جو گہن میں

آقا کی بو پسینے میں ہے جو ایسی ہرگز
عنبر میں ہے نہ صندل' نہ مشک نہ ختن میں

عشق نبی کے قرباں تصویر کیا بنائی
سینہ میں سر میں دل میں آنکھوں میں اور ذہن میں

عشقِ نبی میں ڈوبا وصلِ خدا کو پایا
ہے پیر کی عنایت خلوت میں انجمن میں

محشر میں عاصیوں کو ڈھونڈیں گے سب ملک ! پر
کس کو ملے چھپا جو حضرت کے پیرہن میں

جس دل میں ہو محبت سرکار کی وہ کامل
بد ہیں عقیدہ سارے دل مردہ کر گدن میں

ثم دنیٰ و ادنیٰ ایسے ہیں راز کتنے
خود ہی محب وہ جانے محبوبِ ذوالمنن میں

اُن کے غلام دیکھو دونوں جہاں کے مالک
آقا کی ہے قناعت پیوند پیرہن میں

لپٹایا جاؤں آقا کملی کے میں کفن میں
سجؔاد میرا مدفن غرقد کے ہو صحن میں

میں قبر میں جو دیکھوں فوراً سے چوموں لپٹوں
سجؔاد کیا بنے گی حالت دیوانہ پن میں

محترم المقام جناب سید عبدالمہیمن القادری لاابالی الجیلانی صاحب (سجؔاد محی الدین قادری)
سجادہ نشین بارگاہ حضرت پتھروالے صاحبؒ

نعت شریف

محشر کی سختیوں کا ڈر ہی نہیں ہے من میں
محشر میں ہم رہیں گے سرکار ﷺ کی شرن میں

ہر ایک فکر میری مسنون ہوگئی ہے
کرکے وضو جو آئی نعتوں کے پیرہن میں

انساں کہاں تھا انساں انسانیت تھی مردہ
آقا ﷺ نے روح پھونکی انسانیت کے تن میں

ہر اُمتی کو پیارے ہیں اہل بیت سارے
نورانی پھول ہیں سب سرکار ﷺ کے چمن میں

لکھتا رہوں گا نعتیں پڑھتا رہوں گا نعتیں
سانسوں کا سلسلہ ہے جب تک مرے بدن میں

رستے اُجالتے ہیں قسمت سنوارتے ہیں
رہتے ہیں جو اجالے سرکار ﷺ کے چرن میں

سنئے شکیلؔ صاحب سنت کو اوڑھ لیجئے
جنت کی ہے بشارت سنت کے ہر چلن میں

محترم المقام جناب ڈاکٹر فاروق شکیلؔ صاحب

نعت شریف

کب سے تڑپ رہا ہوں جانے کو اس چمن میں
پہنچا دے یا الٰہی آقا ﷺ کے تو وطن میں

جاؤں گا جب بھی طیبہ دیکھیں گے مجھ کو سارے
موجود ہیں ملائک آقا ﷺ کی انجمن میں

اُس کی فضاء میں خوشبو نورانی اس کی راتیں
اک بات ہے نرالی طیبہ کے بانکپن میں

سن لے دُعائیں میری اے دوجہاں کے مالک
اک آگ سی لگی ہے جانے کو طیبہ تن میں

جھلسا ہے جب بھی سورج تپتے ہوئے فلک پر
آ کر چھپا ہے وہ بھی آقا کے پیرہن میں

مدھم لگے ستارے جس جا گگن کو دیکھا
روشن ہیں سارے لیکن طیبہ کے اُس گگن میں

اُس سرزمیں پہ جاکر اللہ کے فضل سے
صادقؔ بھی گم ہوا تھا طیبہ کی انجمن میں

محترم المقام جناب ڈاکٹر خواجہ فریدالدین صادقؔ صاحب

نعت شریف

گونجیں دُرودی نغمے شام و سحر گگن میں
ہوتا ہے ذکر ان کا نورانی انجمن میں

پاکیزہ اور معطر ہوگا نہ کیوں تخیّل
یادِ نبی بسی ہے انفاس کے چمن میں

محفوظ ہوگیا ہوں دُنیا کی ہر بلا سے
بیٹھا ہوں مطمئن میں آقا کی انجمن میں

ہے پوچھنا تو پوچھو دیوانۂ نبی سے
کیسا مزہ نبی کی فرقت کی ہے جلن میں

کہتے نہ خود کو انساں تو سب خدا ہی کہتے
اوصافِ حق تعالیٰ سب ہیں شہؐ زمن میں

نعت نبیؐ کی محفل اس جا سجی ہوئی ہے
سرکار کی ہے خوشبو پھیلی ہوئی پون میں

من میں مرے سمائی جن کی تجلیاں ہیں
دیدار کی تمنا ان کی ہے میرے من میں

ذکرِ نبی ﷺ نے مجھ کو پُر نور کردیا ہے
محصور زندگی تھی تاریکیوں کے بن میں

ہے آرزو یہ میری سینے میں میرے بس کر
آپ اپنے پاؤں دھوئیں دل کے مرے لگن میں

اخترؔ ضیا کی تجھ سے ہے التجا یہی بس
پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں

جھولی میں اس کی جب سے حسنین کا ہے صدقہ
دن دوئی ہے اضافہ اخترؔ ضیا کے دھن میں

محترم المقام جناب مفتی اخترؔ ضیا شرفی صاحب

نعت شریف

کب تک پڑا رہوں گا روتا ہوا دکن میں
''پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں''

برسوں سے ہے الٰہی تصویر طیبہ من میں
جائے نہ عکس اُس کا جب تک ہے روح تن میں

سرکار ﷺ ہی کے دم سے روشن ہے کہکشاں بھی
ورنہ اندھیرا ہوتا تاروں کی انجمن میں

سرکار ﷺ کی ثناء ہے جب سے میری زباں پہ
خوشبو بسی ہوئی ہے مرے لب و دہن میں

فیض نبی ﷺ کا دریا عادلؔ سدا ہے جاری
ہے تازگی اُسی سے وحدت کے ہر چمن میں

محترم المقام جناب سید علی عادلؔ تشریف اللّٰہی صاحب

نعت شریف

ایسی بہار کب ہے گلشن میں اور چمن میں
کیا کیف کیا سکوں ہے سرکار ﷺ کے وطن میں

میرے لئے ہے کافی یہ آخرت کا توشہ
خاکِ مدینہ رکھ دے لاکر کوئی کفن میں

سرکار ﷺ ہیں نمایاں پیغمبروں میں ایسے
ہو چاند جیسے روشن تاروں کی انجمن میں

جبریلؑ کی لطافت ہے ماند اُس کے آگے
نورانیت ہے ایسی سرکار ﷺ کے بدن میں

زہرہؓ علیؓ کے دلبر شبیرؓ اور شبر
کیسے یہ گل کھلے ہیں سرکار ﷺ کے چمن میں

پاکر اویس قرنی نے بخش والی امت
کیا رحمتیں بسی ہیں آقا ﷺ کے پیرہن میں

تقدیر جاگ اُٹھی نعتِ نبی ﷺ کے صدقے
عارفؔ کے نام پایا ہے شاعری کے فن میں

قدوۃ المشائخ حضرت العلامہ مولانا مفتی سید ہاشم عارف پاشاہ قادری لا ابالی عارفؔ مدظلہ العالی

نعت شریف

پہونچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں
دے دل میں تو الٰہی، الفت کا دیں ذہن میں

کرتے ہیں تجھ سے مولا ہر دن یہ التجا ہم
دے ہم کو تو سکوں پھر مرقد میں اور کفن میں

سنتے ہیں یہ کہ آقا ﷺ آتے ہیں خود لحد میں
ہم ان کا جلوہ دیکھیں دے آنکھ وہ بدن میں

بھردو یہ میری جھولی فضل و کرم سے اپنے
کب سے کھڑا ہوں در پہ نادم ہوں اپنے من میں

صلی علیٰ سے برکت ہو ان کی ہی بدولت
قادؔر رہے لحد میں بس اک یہی جتن میں

محترم المقام جناب عبدالقادؔر نقشبندی صاحب

نعت شریف

لگتا ہے دل ہمیشہ نعتوں کی انجمن میں
لے جائے گی یہ مجھ کو رفعت کے اُس گگن میں

عشق محمدیؐ میں اس درجہ کھوگیا ہوں
خواہش نہ کوئی باقی اب رہ گئی ہے من میں

صنفِ سخنوری میں مجھے نعت بھاگئی ہے
کوئی نہیں ہے بڑھ کر اس صنف سے سخن میں

ایک جذبۂ محبت رہتا ہے میرے دل میں
وہ سوزِ دل عطا کر لہجے میں اور فن میں

دلِ مضطرب ہے میرا دیدارِ مصطفیٰؐ کو
''پہنچادے یاالٰہی طیبہ کے تو وطن میں''

سجادؔ نے سجائی محفل یہ مدحتوں کی
ملتا سکوں ہے دل کو ہادیؔ کے اس چمن میں

مشہور ہوگیا ہوں صدقے میں مصطفیٰؐ کے
گو تجربہ نہیں ہے مضطرؔ کے فکر و فن میں

محترم المقام جناب تاج مضطر صاحب

نعت شریف

کہنے زباں نہیں ہے طیبہ مرے وطن میں
کیا پر فضا سماں ہے ایماں کے اس چمن میں

پژمردہ قلب پایا اک زندگی یہاں پہ
بوئے رسول مہکی ہر سو جو انجمن میں

گردش میں زندگی ہے راحت نصیب کیجے
"پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں"

محفوظ ہوگیا وہ پائی نجات سارے
دیکھا ہے نور ایسا دشمن بھی پنجتن میں

طیبہ پسینہ پاکر مہکا مدینہ سارا
ہے خوب ذاتی خوشبو سرکار کے بدن میں

ہم نور ہیں نبی کے یہ روح بھی انہی سے
پاؤ بھی یہ حقیقت جب تک ہے جاں بدن میں

پالیتے تھے صحابہ ڈھونڈے نبی کو جب بھی
کچھ ایسی جاں معطر خوشبو تھی پیرہن میں

لگ جائے دھن نبی کی حب نبی سے مولا
دیجے اثر کچھ ایسا معلوؔم کے سخن میں

محترم المقام جناب شاہ محمد غوث محی الدین معلوؔم شاہ صاحب

نعت شریف

اُس کی مثال کیا ہو دھرتی میں اور گگن میں
اُلفت نبی ﷺ کی جس کے گھر کر گئی ہو مَن میں

عشقِ نبی ﷺ کو جس نے اپنا لیا ہے مَن میں
کرتی ہے اُس کی مَیت زکر نبی ﷺ کفن میں

ہے آرزو فقط یہ مدت سے میرے مَن میں
''پہونچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں''

جب سے سنا رہا ہوں نعتِ رسول ﷺ عربی
خوشبو سی بس گئی ہے میرے لب ودہن میں

اے زائرِ مدینہ بھر لے تو اپنا دامن
ہے رحمتوں کی بارش سرکار ﷺ کے وطن میں

خوش ہونگے اُس سے آقا ﷺ دُنیا وآخرت میں
رزقِ حلال ہوگا جس کے بھی تن بدن میں

جو دیکھ لے مدینہ وہ ہوگیا منوّر
پھیلا ہے نور سارا سرکار ﷺ کے چمن میں

مرسل بھی ہیں سوا لاکھ اصحاب بھی سوا لاکھ
کتنے ہیں ماہ وانجم آقا ﷺ کی انجمن میں

کب آیگا بلاوا طیبہ میں حاضری کا
عرصہ سے میں بھی آقا ﷺ بے چین ہوں دکن میں

نامِ رسول ﷺ کتنا میٹھا ہے بولنے میں
نسبت سے مصطفٰے ﷺ کی ہے چاشنی سخن میں

خدمت مریض کی بھی اک ہے نعیمؔ سنت
جذبہ قبول ہوگا سچا اگر ہو مَن میں

محترم المقام جناب ڈاکٹر نعیمؔ صاحب ورنگلی

نعت شریف

موتی کی جگمگاہٹ ہوگی مرے دہن میں
جب تک رہیں گی نعتیں شامل مرے سخن میں

شمس الضحیٰ کی لو ہے سورج کی ہر کرن میں
بدرالدجیٰ کی ضو ہے مہتاب ضو فگن میں

خوشبو مرے نبی ﷺ کی جوہی میں یاسمیں میں
نسرین و نسترن میں ہر پھول کی پھبن میں

کلیوں کے بانکپن میں پھولوں کے پیرہن میں
سو نکہتیں کشیدہ یادِ شہِ زمن میں

صحرا میں اور چمن میں تحت الثریٰ گگن میں
رحمت مرے نبی ﷺ کی دریائے موجزن میں

آبادیوں میں بن میں گنگا میں اور جمن میں
آقا ﷺ کا فیض ہر دم ٹھنڈک بھری پون میں

گلہائے نعت ہر سو ہر دم کھلے ہوئے ہیں
پھولوں بھرے چمن میں تاروں کی انجمن میں

سرکار کا پسینہ نکہت کا ہے خزینہ
صدقے میں جس کے آئی خوشبو چمن چمن میں

طیبہ کی یاد میں دل گلزار جب بنا ہے
اشعار پھول بن کر مہکے مرے دہن میں

لمسِ قدومِ شہہ کا اعجاز ہے کہ اب تک
خوشبو مہک رہی ہے ہر گوشۂ عدن میں

جبہ عطا کیا ہے آقا ﷺ نے اپنا اُس کو
عاشق نے توڑ ڈالے دندان جب قرن میں

ملنے چلا ہوں اُن سے مرتا تھا جن پہ ہردم
گلہائے نعت رکھ دو کچھ تو مرے کفن میں

طیبہ سے آرہی ہے لے کر ہوا دُعائیں
محفوظ ہیں انہی سے ہم دورِ پُر فتن میں

بے چین ہو کے پٹکہ دیکھ آیا خود گذر کر
کیسی لطافتیں ہیں آخر اِس اک بدن میں

ہر آسماں سے پوچھو اسریٰ کی شب کا منظر
کیا کیا چھپا نہ ہوگا چرخِ کہن کے مَن میں

تیری ہی یاد آقا تسکینِ جاں بنی ہے
تیرا ہی نام لب پر ہر رنج ہر محن میں

اِس دل کی دھڑکنوں کا ارمان بس یہی ہے
''پہنچادے یا الٰہی طیبہ کے تو وطن میں''

آنکھیں کھلی ہیں جب سے چشم و کرم ہی دیکھی
ہر بات ہر سخن میں نشترؔ کے فکر و فن میں

محترم المقام جناب ڈاکٹر مبشر احمد نشترؔ صاحب

فہرست منقبت شریف

مصرعہ طرح - ''عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا''



منقبت

فیض لکھو علم کی ہر راہ کا
''عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا''

دادا اپنا جانشیں فرمادیئے
دادا کی اُلفت کرم اللہ کا

تھے شریعت پر ہمیشہ گامزن
سلسلہ یہ ہے نبیؐ کی چاہ کا

شعر بن کر دشت میں ٹہلا کئے
ہے جد یہ فیض عبداللہ کا

ذاتِ باری میں کیا خود کو فنا
درس دُنیا کو دیا اللہ کا

پل میں بوئے اور اُگائے پیڑ وہ
یہ کرم ہے دیکھو رب کی چاہ کا

دولت و ایماں کا ہیں تازہ شجر
ہے یہ زندہ قول عبداللہ کا

اپنی رحلت کی خبر دی آپ نے
واقعہ ہے داد کا اور واہ کا

ہر عقیدت دست بستہ ہوگئی
ذکر عبداللہ کی ہے جاہ کا

جب بھی دل چاہے چلے آؤ یہاں
سال کا جھگڑا نہ کوئی ماہ کا

انبیاء کے پیر کی جوتی بنا
میں ہوں راہی اولیاء کی راہ کا

یہ امیر اللہ کا فیضان ہے
رب صلہ دیتا ہے دل کی آہ کا

محترم المقام جناب محمد نورالدین امیر صاحب

منقبت حضرت سید عبداللہ شاہ قادریؒ

حق کی منزل کا ہے حق کی راہ کا
عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا

سلسلے کے پانچ ہیں اعراس اب
سلسلہ ہے اولیاء اللہ کا

فقر و فاقے میں گزاری زندگی
کب خیال آیا ہے ان کو جاہ کا

پیش ہے اُن کی کرامت شیر کی
جو دِوانہ ہے خدا کی چاہ کا

پیشگی دی اپنے مرنے کی خبر
واقعہ ہے شاہ عبداللہ کا

منقبت لکھتا ہوں نامِ حق لئے
میں نہیں رہتا ہوں طالب واہ کا

لکھ رہا ہے منقبت ادنیٰ روشنؔ
امتی طیبہ نگر کے شاہ کا

محترم المقام جناب سید یوسف روشنؔ صاحب

منقبت حضرت سید عبداللہ شاہ قادریؒ

پیر کامل اک ولی اللہ کا
ہے جہاں میں بول بالا شاہ کا

حق تلک جانا ہے تم کو، پوچھ لو
ہے پتہ دیتے یہ سیدھی راہ کا

اولیاء میں خوف تو ہرگز نہیں
شائبہ یا شک شبہ اشباہ کا

عالمِ علمِ لدنی ہیں حضور
جانتے ہیں راز بسم اللہ کا

کیوں نہ ہو سارے ولی حاضر یہاں
عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا

رحمتِ حق دے رہی ہے یہ پتہ
عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا

مصطفیٰ و غوث و حیدر آئینگے
عرس ہے جو آج عبداللہ کا

جانتے ہو یہ جمادیِ اولیٰ ہے
عرس ہے اس ماہ میں اک ماہ کا

تین دن مسجد میں کھائے نہ پئے
فیض ہے دیکھو یہ ذکر اللہ کا

مجھ کو ایسے دیجئے آقا وصال
تا ابد ظِل میں شرف ہمراہ کا

چرخ میں سجّادؔ ہے زیر و زبر
دستگیری ہو کرم اللہ کا

محترم المقام جناب سید عبدالمہیمن القادری لا ابالی الجیلانی سجّادؔ محی الدین، سجادہ نشین درگاہ پتھروالے صاحبؒ

منقبت

یہ ارادہ ہے دلِ آگاہ کا
وصف لکھے اولیاء کے شاہ کا

سجدہ گاہ قدسیاں ہے فرش پر
مرتبہ وہ ہے تری درگاہ کا

ہو مقابل چہرۂ انور کے وہ
حوصلہ سرکار کب ہے ماہ کا

ہے طلب مجھ کو رضائے غوث کی
کیوں رہوں طالب کسی کی واہ کا

ذکر سن کر آپ کا جلنے لگے
خاص ہے یہ وصف ہر گمراہ کا

ہر خزانہ آپ کے قدموں میں ہے
عظمتوں کا رفعتوں کا جاہ کا

آگئے عارفؔ مدد کو غوثِ پاک
بخت چمکا آج میری آہ کا

قطعہ

مستعد پورے کی اس درگاہ کا
لگ رہا ہے ذرہ ذرہ ماہ کا
بٹ رہا ہے صدقۂ غوث الوریٰ
عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا

محترم المقام جناب سید شاہ ہاشم عارفؔ بادشاہ قادری لاابالی الجیلانی مدظلہ العالی

منقبت

''عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا''
صالحین با صنعاء حق شاہ کا

دوست اُس کو رکھتا ہے اللہ بھی
چاہنے والا جو ہو اللہ کا

خلد کا نظّارہ ہے اس جا عیاں
ہے یہ روضہ شاہ عبداللہ کا

آپ کا دستِ سخا دستِ دراز
کیا کروں میں دامنِ کوتاہ کا

خانقاہوں سے ملے گر کچھ ملے
علم ہوگا تم کو خاطر خواہ کا

کیجئے قادؔر پہ بھی لطف و کرم
ہے یہ منگتا آپ کی درگاہ کا

محترم المقام جناب عبدالقادر نقشبندی صاحب

قطعہ

شاہ پتھر والے عبداللہ کا
لا اُبالی پیر ثانی شاہ کا
غوثِ اعظم کے نبیرہ آپ ہیں
عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا

محترم المقام جناب محمد غوث محی الدین معلوم شاہ صاحب

''عرس ہے یہ شاہ عبداللہ کا''

علم حق کو ہے مقامِ شاہؒ کا
ربط خالق سے ہے عبداللہؒ کا

عرس پھر آیا ہے عبداللہؒ کا
پھر مقدر کھل گیا اس ماہ کا

میں ثنائے شاہ عبداللہ کروں
ایک ہی مقصد ہے میری جاہ کا

ذکرِ حق ذکرِ نبیؐ آٹھوں پہر
تھا یہی معمول عبداللہؒ کا

کس طرح مقبول ہو اللہ کو
ہے جو منکر اولیاء اللہ کا

آزمائش کی گھڑی میں دم بہ دم
تھا قدم ثابت ہمیشہ شاہ کا

اولیاء اللہ کے دیوانے ہم
اپنا مسلک آہ کا نہ واہ کا

ہر دوا کے ساتھ کرلیجئے دُعا
ولولہ ہوگر شفا کی چاہ کا

مسکراکر دیکھتے تھے شاہ جب
پھول بن جاتا تھا کانٹا راہ کا

چاہتا ہوں اولیاء اللہ کو
ہاں خدا دیگا صلہ اس چاہ کا

میں بھی ادنیٰ سا ہوں راہی اک نعیم
علم وحکمت کے منور ماہ کا

محترم المقام جناب ڈاکٹر نعیم صاحب ورنگلی

مطبوعات دارالہدیٰ

نام کتاب	سلسلہ نشان
راہ جنت	۱
گلشن نعت	۲
تعمیر نو (مدرسہ رزاقیہ کا میگزین)	۳
نماز کا صحیح طریقہ	۴
گیارہ سورتیں	۵
بارہ سورتیں	۶
شرح المطالعہ السعودیہ (برائے انٹرمیڈیٹ)	۷
مختارات الادب (برائے بی اے بی کام اور بی ایس سی)	۸
مختصر حالاتِ اولیائے حیدرآباد (لاسا لمسا کمپنی والوں نے چھپوائی)	۹
مختصر احوال علماء واولیائے حیدرآباد	۱۰
مختصر تاریخ ادب عربی	۱۱
تذکرۂ اجداد ہادی	۱۲
گلدستۂ نعت ومنقبت	۱۳
صوفی صفات صحابہ (حصہ اول) انعامی کتاب	۱۴
تربیتی واصلاحی دروس	۱۵
نقش تابندہ (ریڈیو کے نشری پروگرامس)	۱۶
مجلّۂ قادریہ (سالانہ میگزین)	۱۷

۱۸	تحیاتِ ہادی (حمد و نعت و منقبتی کلام)
۱۹	خیر البشر رسول ﷺ (حصہ اول)
۲۰	فواصل قرآن (انعامی کتاب)
۲۱	حدیقۂ نادی الہادی
۲۲	قرآن حکیم اور کمپیوٹر (انعامی کتاب)
۲۳	عطائے عطا
۲۴	صد پارۂ دل (غزلیات)
۲۵	فاخر فقیر (حضرت تایا صاحب کی سوانح عمری)
۲۶	زکوٰۃ کے آسان مسائل
۲۷	حلال اور حرام (حصہ اول) انعامی کتاب
۲۸	طیبات ہادی (نعتیہ کلام)
۲۹	ہادی القرآن
۳۰	قرآن عزیز اور میڈیکل سائنس
۳۱	شاگردانِ ہادی
۳۲	لفظ لفظ لولو
۳۳	شعر شعر شبنم
۳۴	نگارشاتِ ہادی
۳۵	سوغاتِ ہادی
۳۶	لطائف مھیمن
۳۷	گلستان محمدی ﷺ

Gulistan-e-Mohammedi



13-4-486,Baargaah Hazrath Patthar Wale Saheb
Mustaidpura Post Karwan Hyderabad 500 006.

ATYAB PUBLISHING HOUSE
Cell : 9849339588, 9949204759 E-mail : shanawaz_shah1@yahoo.com